جماعت اسلامی کا تنہا مسافر، مولانا راحت گل ۔ ناشر: مرکز علوم اسلامیہ پاکستان، راحت آباد، پشاور ۔ صفحات: ۳۴۴ ۔ قیمت: ۱۰۰ روپے ۔

مولانا راحت گل نے اس کتاب میں جماعت اسلامی کے حوالے سے اپنی تمام یادداشتیں سند کے ساتھ تاریخ کے حوالے کر دی ہیں ۔ جماعت کا رکن نہ ہونے کے باوجود، انھوں نے علماے سرحد میں جماعت کے لیے نرم گوشہ پیدا کرنے کے لیے ان تھک کام کیا ۔ انھیں جماعت سے کچھ اختلاف بھی رہا لیکن انھوں نے یہ بڑی خوش گوار روایت قائم کی ہے کہ اس ضمن میں مولانا مودودیؒ، میاں طفیل محمد اور قاضی حسین احمد کے نام اپنے اور ان کے جوابی خطوط سب شائع کر دیے ہیں ۔ اگر سب تنہا بلکہ غیر تنہا مسافر اسی طرح اپنی اپنی روداد یں مرتب کر دیں تو قافلے کی تصویر واضح ہو جائے گی ۔ (کتنے ہی لوگ اپنے سینوں میں یادوں کا اور خطوط کا ایک قیمتی سرمایہ لیے بیٹھے ہیں جس میں تاریخ کے کتنے ہی موڑ محفوظ ہیں ۔) اس نوعیت کی کتاب (یہ دوسرا ایڈیشن ہے!) اگر کامیاب ہو سکتی ہے تو اسے دوسروں کے لیے حوصلہ افزائی کا باعث ہونا چاہیے ۔

جماعت اسلامی اور علما کا اس کے ساتھ یا اس کا علما کے ساتھ رویہ تحقیق کا ایک بہت اچھا موضوع ہے کہ کوئی محقق اس پر غیر جانبداری سے کام کرے ۔ قیام جماعت کے اولین روز سے آج تک اس میں اتار چڑھاؤ رہے ہیں اور دونوں طرف سے بہت کچھ لوازمہ موجود ہے ۔ ابھی تو انٹرویو بھی لیے جا سکتے ہیں ۔ اس حوالے سے یہ کتاب قیمتی معلومات فراہم کرتی ہے ۔

مولانا راحت گل رابطہ مدارس عربیہ کے پہلے کنوینیر تھے ۔ چنانچہ رابطہ کے پہلے سات سال کی رپورٹ شامل کتاب ہے جس میں دس روپے چندہ دینے والوں کے نام بھی ہیں ۔ لیکن "تنہا مسافر" کی یہ شکایت قابل توجہ ہے کہ اب رابطہ کی تاریخ میں ان کا ذکر ہی نہیں ہوتا ۔

یوں تو یہ کتاب واقعات سے بھری پڑی ہے لیکن ۲۳ اگست ۱۹۴۷ کو جامعہ کراچی میں مولانا مودودیؒ کے خطاب اور عبدالمالک مجاہد سے شفیع اخی جامعی کو صدارت کی منتقلی کی تقریب کا بیان بڑا ایمان افروز ہے ۔ والی سوات اور جماعت اسلامی کے درمیان غلط فہمیاں دور کرنے کے لیے ان کی کوشش، سالانہ اجتماع ۶۳ میں فائرنگ کے بعد بھی اس سلسلے میں مولانا مودودیؒ سے ان کی گفتگو لیکن پھر والی سوات کا بعض علما کی وجہ سے مولانا مودودیؒ سے برگشتہ ہی رہنا، اور ایسے کتنے واقعات اسے بڑی دلچسپ اور معلومات افزا کتاب بنا دیتے ہیں ۔ مختصر یہ کہ مولانا راحت گل نے جماعت اسلامی کے لیے جو کچھ کیا، اس کا حال، جو خطوط لکھے، جو جواب ملے، جو رسالے میں اداریے لکھے، غرض ہر چیز ملے گی ۔ (مسلم سجاد)

اردو، قومی یک جہتی اور پاکستان، ڈاکٹر فرمان فتح پوری ۔ ناشر: انجمن ترقی اردو پاکستان